جو تجارتی لین دین سے لے کر سوشل سیکورٹی تک کے مسائل کو محیط ہیں۔

اخوان کے عمر تلمسانی کا رویہ بڑا گہرا رہا۔ انہوں نے حکومت سے معرکہ آرائی کئے بغیر نہ ان کے کسی غلط رجحان کی تائید کی اور نہ ان کو ٹیڑھے راستوں پر جانے دیا بلکہ صرف اچھے نقطہ ہائے نظر کی پشت پناہی کی۔

مصر کے عیسائی شریعت کے اجراو نفاذ کے سخت خلاف ہیں اور گرجوں میں اسلامی شریعت کی کامیابی کے خلاف دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔

مصر کی وزارتِ اوقاف نے ۳۵ ہزار مساجد پر قبضہ کا فیصلہ کیا ہے، جن میں سے ۷ ہزار پر قابو پایا جا چکا ہے۔

سوڈان میں جنرل سوار الذہب کے مارشل لا کے بعد سیاسی صورت حالات توڑ پھوڑ سے گزر رہی ہے۔ نئی پارٹیاں اور نئے موقف بن رہے ہیں۔ نظام اسلامی کی صبح کاذب کا خواب پریشان تو ہوا مگر ایک بڑا اہم واقعہ وسیع الاساس "سوڈانی اسلامی قومی محاذ" کی تشکیل ہے جس کے سیکرٹری جنرل جناب حسن ترابی مقرر ہوئے ہیں۔ اس میں اخوان المسلمون صوفیا اور مشائخ کے اہم حلقے جو سوڈان میں اثر رکھتے ہیں (انصار اور ختمیہ گروہوں کے علاوہ) سلفی گروہ، طلبہ، خواتین، ڈاکٹروں کی تنظیمیں اور مزدوروں کی ٹریڈ یونینیں شامل ہیں۔ اس محاذ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ جنوبی سوڈان کے مسلمانوں کو پہلی بار سیاسی اہمیت دی گئی ہے۔ محاذ کی تشکیل کا فیصلہ ۳ روزہ کانفرنس (۹ تا ۱۱ مئی) کے موقع پر کیا گیا۔ خرطوم کے مقام پر ۲۲ سو مندوبین شریک ہوئے۔ محاذ کا مقصد اسلام اور شریعت کو سوڈانی مسلمانوں کی زندگیوں پر جاری کرنا ہے۔ محاذ کی تشکیل سے لادین اور اشتراکی حلقوں میں تشویش پھیل گئی ہے۔ کانفرنس کے بعد مطالبۂ نفاذِ اسلام کے لئے جلوس نکالا گیا جس میں ایک لاکھ افراد نے شرکت کی۔ حکومت نے اس جلوس کی خطرناکی کے پیش نظر آئندہ کے لئے جلوس نکالنا ممنوع قرار دے دیا۔

ام درمان یونیورسٹی میں علماء کی ایک کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ ستمبر ۸۳ء میں جو اسلامی قوانین نافذ کئے گئے تھے وہ برقرار رہنے چاہئیں اور علماء اسلام سے روگردانی کو برداشت نہیں کریں گے۔ شیخ عوا داللہ مفتی سوڈان نے ایسی شر انگیز آوازوں پر سخت گرفت کی ہے جن کا مقصد شریعت کو نامعقول قرار دینا اور اس کے حقائق پر مبنی ہونے کی نفی کرنا ہے (واضح رہے کہ ایسی کالی

بھیڑیں اور بھیڑیئے یہاں بھی موجود ہیں! عوام کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ خدا کی شریعت کے خلاف حملوں کا توڑ کریں۔

دوسری طرف سوڈان کے کیتھولک بشپوں کی کانفرنس نے عبوری فوجی کونسل سے کہا ہے کہ کونسل قوانینِ شریعت کو تبدیل کر دے (یہ پوری لادینی اور عیسائی دنیا کی خواہش ہے) کیونکہ شریعت ان کو آزادیٔ ضمیر سے محروم کر دیتی ہے اور غیر مسلموں کے حقوق کو پامال کرتی ہے، (یاوہ گوئی کی بھی حد ہے) مطالبہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ عیسائیوں کی بہبود کا ایک الگ محکمہ کیا جائے تاکہ عیسائی سرگرمیوں میں سہولتیں پیدا ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آج مسلمانوں کے سوڈان میں اہم ترین شخصیت کونسی ہے؟

وہ شخص جان گیرنج (J-GARANG) ہے۔ چھ "م" اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

۱۔ مبارک حسنی۔ ۲۔ موئے (MOI) ۳۔ مینگسٹو (MANGISTU) ۴۔ میچل (MACHEL) ۵۔ موبوٹو۔ ۶۔ موگابے۔ علاوہ ازیں دس افریقی حکومتیں اس کی پشت پر ہیں۔

یہ شخص سوڈان کا باغی عیسائی لیڈر ہے مگر قحط اور اقتصادی زبوں حالی کی زد میں آکر جب نمیری نے تحریک نفاذِ اسلام کا ٹاٹ لپیٹا تو مغرب سے انعام کے طور پر امداد کا سیلاب آنا شروع ہوا۔ عیسائی مشنریوں اور تنظیموں کا ایک جال بچھ گیا ہے اور اس سلسلے میں مرکزی اہمیت مقامی عیسائی لیڈر کو مل گئی ہے۔ غذائی سامان کے ساتھ بائیبل کے نسخے تقسیم ہو رہے ہیں اور سوڈان کے انقلابی اقتدار نے دس سال کے لئے مغرب کی پشت پناہی سے کام کرنے والی عیسائی تنظیموں کو جا بجا ادارے کھولنے، ہسپتال قائم کرنے، مدرسے تعمیر کرنے اور عوام میں نفوذ کرنے کے پورے اختیارات (بلا مداخلت حکومت) دے دیئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج باغی عیسائی لیڈر کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

سوار الذہب کے سوڈان کا ایک اور کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اریٹریا سے آنے والے مصیبت زدہ مسلمان مہاجرین کو ایتھی اوپیا واپس بھیجنے کا اعلان اس اصولی بنیاد پر کیا ہے کہ ہم ایتھی اوپیا میں تقسیم اور علاقائی علیحدگی پسندی کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کی وحدت اور